بحث ونظر: جناب حامد میر*

افغان طالبان کا مستقبل؟

افغان طالبان کیلئے ملا محمد عمر کی موت کی تصدیق کرنا ایک مشکل فیصلہ تھا لیکن انہیں یہ مشکل فیصلہ کرنا پڑا ملا محمد عمر کی موت کی تصدیق کے بعد جلال الدین حقانی اور ملا محمد یعقوب کی موت کے دعوے بھی کیئے گئے لیکن یہ دعوے غلط ثابت ہوئے ، عام خیال یہ تھا کہ ملا محمد عمر کی جانشینی کے معاملے پر افغان طالبان میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ان کی مسلح مزاحمت بھی کمزور پڑ جائے گی ملا محمد عمر کی جگہ ملا اختر منصور کو طالبان کا نیا امیر بنائے جانے کے اعلان پر کچھ اعتراضات سامنے آئے لیکن ملا اختر منصور نے امارت سنبھالنے کے فوراً بعد کابل حکومت کے ساتھ مذاکرات معطل کر کے اپنے آپ پر اعتراضات کی شدت کو کم کر دیا کیونکہ اعتراضات کرنے والوں کے زیادہ تر تحفظات ملا اختر منصور کی ذات پر نہیں بلکہ کابل حکومت کے ساتھ مذاکرات پر تھے ، ملا اختر منصور کی امارت پر اعتراضات اٹھانے والوں میں ملا محمد عمر کے کچھ ایسے ساتھی بھی تھے جن کو کچھ عرصہ سے پاکستان سے بھی شکایات ہیں یہ شکایات پاکستان کیلئے کافی مشکلات کھڑی کر سکتی تھیں لیکن مغربی میڈیا اور افغان حکومت کے پروپیگنڈے نے افغان طالبان کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ملا محمد عمر کی موت کے بعد اگر انہوں نے آپس کے اختلافات پر قابو نہ پایا اور پاکستان کے خلاف ایک نیا محاذ کھول لیا تو فائدہ دشمنوں کو ہوگا دشمنوں نے دعوی کیا کہ ملا محمد عمر کا انتقال پاکستان میں ہوا طالبان نے اس دعوے کی تردید کی تو دشمنوں نے کہا کہ ملا محمد عمر کو دفن تو افغانستان میں کیا گیا لیکن انہیں پاکستان میں قتل کر دیا گیا تھا اس دعوے کی تردید بھی ہوگئی تو ایک نیا دلچسپ دعویٰ سامنے آیا۔ایک صحافی نے لکھا کہ ملا محمد عمر کراچی کی لی مارکیٹ میں آلو فروخت کیا کرتے تھے ملا محمد عمر کی کراچی اور کوئٹہ میں موجودگی کے دعوے کرنے والے آج تک اپنے موقف کو سچ ثابت کرنے کیلئے کوئی ٹھوس ثبوت سامنے نہیں لاسکے۔

بہر حال ملا محمد عمر کی موت کے بعد طالبان کے خلاف پروپیگنڈے کے طوفان نے انہیں نقصان کی

---

* معروف اینکر، صحافی ، کالم نگار اور دانشور

بجائے فائدہ پہنچایا اور انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات کو مل بیٹھ کر طے کرنے پر توجہ دی اس سلسلے میں مولانا سمیع الحق اور ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے بھی اہم کردار ادا کیا ملا اختر منصور سے شاکی افغان طالبان کا ایک وفد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پہنچا اور ملا محمد عمر کی موت کے بعد پیدا ہونے والے صورتحال میں رہنمائی طلب کی مولانا سمیع الحق نے انہیں باہمی اختلافات ختم کرنے کا مشورہ دیا بعد ازاں مولانا صاحب نے ملا اختر منصور سے شکوے شکایت کرنے والے کچھ طالبان رہنماؤں سے خود بھی رابطے کئے اور آہستہ آہستہ ملا اختر منصور کے مخالفین خاموش ہوتے گئے ملا اختر منصور کی طرف سے کابل حکومت کے ساتھ مذاکرات کا عمل معطل کرنے کے بعد افغانستان میں طالبان کے حملوں میں شدت آگئی ہے۔طالبان نے کابل میں پولیس اکیڈمی اور مغربی افواج کے ایک مرکز پر حملہ کر کے عالمی طاقتور کو یہ پیغام دیا ہے کہ ملا محمد عمر کی موت کے بعد بھی طالبان ایک موثر قوت کے طور پر موجود ہیں شاید انہی حملوں کا اثر تھا کہ پاکستان کے سفیر اکوڑہ خٹک میں مولانا سمیع الحق کے پاس جا پہنچے اور ان سے درخواست کی کہ وہ افغان طالبان کو مذاکرات کا عمل دوبارہ شروع کرنے پر راضی کریں ،مولانا سمیع الحق مذاکرات کے حامی ہیں لیکن انہوں نے افغان سفیر کو طالبان کے تحفظات سے بھی آگاہ کیا اور بتایا کہ افغانستان کی جیلوں میں طالبان کے قیدیوں پر تشدد جاری رہا تو صدر اشرف غنی کی حکومت ملا اختر منصور کے رویے میں کسی لچک کی توقع نہ کرے۔ مولانا سمیع الحق نے ہمیشہ افغان طالبان کی سرپرستی اور ترجمانی کی ہے۔ان کی سیاست سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن اُن کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔حال ہی میں انہوں نے افغان طالبان کے بارے میں انگریزی میں ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے ''افغان طالبان، وار آف آئیڈیالوجی''۔اس کتاب میں انہوں نے افغان طالبان اور ملا محمد عمر کے بارے میں کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ ملا محمد عمر کے دارالعلوم حقانیہ میں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں تاہم وہ دارالعلوم کے دو پرانے طلبہ مولوی یونس خالص اور نبی محمدی کے شاگرد رہے ہیں۔دارالعلوم حقانیہ نے ملا محمد عمر کو ایک اعزازی ڈگری ضرور جاری کی۔اس کتاب کے مطابق ملا محمد عمر کی دو بیویاں ہیں۔مولانا سمیع الحق نے لکھا ہے کہ ملا محمد عمر عورتوں کی تعلیم کے خلاف نہیں تھے البتہ وہ مخلوط تعلیم کے خلاف تھے۔اس کتاب میں مولانا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ طالبان کے دور حکومت میں پوست کی کاشت کو ختم کر دیا اور سوارا جیسی رسموں پر پابندی لگائی جن کے تحت قبائلی دشمنیاں ختم کرنے کیلئے عورتوں کی زبردستی شادیاں کی جاتی تھیں۔فرگوسن نے لکھا ہے کہ ملا محمد عمر کے دور میں قاری برکت اللہ سلیم کابل میں ایک گرلز سکول چلاتے رہے جس میں سات ہزار طالبات

زیرتعلیم تھیں۔ ملا محمد عمر نے افغانستان میں ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں کے تحفظ کیلئے کئی اقدامات کئے لیکن بدقسمتی سے عالمی میڈیا میں اُن کے مثبت اقدامات کو زیادہ توجہ نہ مل سکی۔

عالمی میڈیا نے ملا محمد عمر اور افغان طالبان کو صرف القاعدہ کے ایک سرپرست کے طور پر دیکھا۔ پاکستان کی حکومتیں تمام تر کوششوں کے باوجود ملا محمد عمر کو القاعدہ اور اسامہ بن لادن سے علیحدہ نہ کرسکیں۔ ملا محمد عمر نے ہمیشہ پاکستان کے مفادات کا خیال رکھا لیکن پاکستانی حکومت کی خواہشات اور گزارشات کو حرف آخر کبھی نہ سمجھا۔ ۲۰۱۰ء میں افغان طالبان اور پاکستانی حکومت نے کافی غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں۔ ملا محمد عمر کے ایک قریبی ساتھی عبیداللہ اخوند ایک پاکستانی جیل میں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ان کے اہل خانہ سے موت کی خبر چھپا کر اُنہیں خاموشی سے دفن کردیا گیا۔ طالبان حکومت کے ایک اور سابق وزیر استاد یاسر بھی ایک پاکستانی جیل میں پراسرار موت کا شکار ہوئے۔ پھر ملا محمد عمر کے ایک اور قریبی ساتھی ملا عبدالغنی برادر کو کراچی میں گرفتار کرلیا گیا۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ۲۰۱۰ء میں کس پاکستانی ادارے کا کون کون سربراہ تھا لیکن افغان طالبان کو زور زبردستی سے امریکا کے ساتھ اور حامد کرزئی کے ساتھ مذاکرات پر راضی کرنے کی کوشش میں وہی لوگ ملوث تھے جنہوں نے بعد میں سی آئی اے کے ایجنٹ ریمنڈ ڈیوس کو رہا کرا کر اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد کی زندگی میں غیر ملکی نوکری کا بندوبست کرلیا۔ یہ وہ دور تھا جب ملا محمد عمر کو بھارت سمیت کئی ممالک نے اپنے مفادات کیلئے استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن ملا محمد عمر تمام تر شکایتوں کے باوجود پاکستان کے بارے میں خاموش رہے تاہم افغان طالبان پر پاکستان کا اثر ونفوذ کافی کم ہوگیا۔

ملا محمد عمر کی موت کے بعد طالبان اور افغان حکومت میں مذاکرات کا عمل معطل ہو چکا ہے۔ یہ عمل بحال ہونا چاہئے تاہم اس معاملے میں پاکستان کو بہت احتیاط، صدر اشرف غنی کو برداشت وحکمت اور عالمی طاقتوں کو غیر جانبداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ افغان طالبان کی نفسیات کو سامنے رکھا جائے، اگر ان کے خلاف سختی کی جائیگی اور جھوٹ بولا جائے گا تو پھر جواب میں دھماکوں کی آوازیں آئیں گی۔ (بشکریہ روزنامہ ”جنگ“)

اعتذار: ماہنامہ الحق کے شمارہ جون ۲۰۱۵ء میں قرآن پاک کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کے لکھنے میں کمپوزنگ یا پروف ریڈنگ کی غلطی کی وجہ سے کمی بیشی ہوگئی تھی اس غیر دانستہ غلطی پر ادارہ اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہے۔